STH-D-URD

اردو / URDU

II پرچہ- / Paper II

(لٹریچر) / (LITERATURE)

کل مارکس : 250 Maximum Marks : 250	مقررہ وقت : 3 گھنٹے Time allowed : Three Hours

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

براۓ مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

اس پرچے میں آٹھ سوالات پوچھے جارہے ہیں جو دو حصّوں میں منقسم ہیں۔

امیدوار کو کُل پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال 1 اور 5 لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے تین کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصّہ سے کم از کم ایک ایک سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصّے کے نمبر اس کے سامنے درج کردیے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں اُردو میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگادی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جواب کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کردیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصّہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

*There are **EIGHT** questions divided in **TWO SECTIONS**.*

*Candidate has to attempt **FIVE** questions in all.*

*Questions no. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, any **THREE** are to be attempted choosing at least **ONE** question from each section.*

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

*Answers must be written in **URDU**.*

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

1. مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ اوراُن کے ادبی وفنّی محاسن کا بھی جائزہ لیجیے، ہر اقتباس کی تشریح تقریباً ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔ *10×5=50*

(A)

اس خر دماغی پر اس گدھے کی خیال نہ کر، دوبارہ خوجے کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ اگر تو اِس وقت نہیں آوے گا، تو میں کِسو نہ کِسو ڈھب سے وہیں آتی ہوں، لیکن میرے آنے میں بڑی قباحت ہے۔ اگر یہ راز فاش ہوا، تو تیرے حق میں بہت بُرا ہے۔ ایسا کام نہ کر جس میں سوائے رسوائی کے اور کچھ پھل نہ ملے۔ بہتر یہی ہے، جلد چلا آ۔ نہیں تو مجھے پہنچا جان۔

جب یہ سندیسا گیا اور اشتیاق میرا نپٹ دیکھا؛ بھونڈی سی صورت بنائے ہوئے، ناز نخرے سے آیا۔ جب میرے پاس بیٹھا، تب میں نے اس سے پوچھا کہ آج رکاوٹ اور خفگی کا کیا باعث ہے؟ *10*

(B)

سنو صاحب، جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہو اور وہ اس میں بے تکلف عمر بسر کرے، اس کا نام عیش ہے۔ تمہاری توجہِ مفرط بہ طرف شعر وسخن کے، تمہاری شرافتِ نفس اور حسنِ طبع کی دلیل ہے۔ اور بھائی، یہ جو تمہاری سخن گستری ہے، اس کی شہرت میں میری بھی تو نام آوری ہے۔ میرا حال اس فن میں اب یہ ہے کہ شعر کہنے کی روش اور اگلے کہے ہوئے اشعار سب بھول گیا، مگر ہاں، اپنے ہندی کلام میں سے ڈیڑھ شعر، یعنی ایک مقطع اور ایک مصرع یاد رہ گیا ہے؛ سو گاہ گاہ، جب دل الٹنے لگتا ہے، تب دس پانچ بار یہ مقطع زبان پر آجاتا ہے:

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالبؔ
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

10

(C)

گوبر نے گھر پہنچ کر وہاں کی حالت دیکھی تو ایسی مایوسی ہوئی کہ اسی وقت واپس جائے۔ گھر کا ایک حصّہ گرنے کے قریب تھا۔ دروازے پر صرف ایک بیل بندھا ہوا تھا۔ اور وہ بھی ادھ مراسا۔ دھنیا اور ہوری دونوں خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ مگر گوبر کا جی اچاٹ تھا۔ اب اس گھر کے سنبھلنے کی کیا امید ہے؟ وہ غلامی کرتا ہے مگر پیٹ بھر کھاتا تو ہے۔ صرف ایک ہی مالک کا تو نوکر ہے۔ یہاں تو جسے دیکھو وہی رعب جماتا ہے۔ غلامی ہے مگر خشک، محنت کرکے اناج پیدا کرو اور جو روپے ملیں اسے دوسرے کو دے دو۔ اور آپ بیٹھے ہوئے رام رام جپو۔ دادا ہی کا کلیجہ ہے کہ یہ سب سہتے ہیں۔ 10

(D)

اِسی عہد میں یہ بات ہوئی کہ موسیقی کا فن بھی فنون دانشمندی میں داخل ہوگیا اور اس کی تحصیل کے بغیر تحصیل علم اور تکمیل تہذیب کا معاملہ ناقص سمجھا جانے لگا۔ امراء اور شرفاء کی اولاد کی تعلیم وتربیت کے لیے جس طرح تمام فنون مدارس کی تحصیل کا اہتمام کیا جاتا تھا اسی طرح موسیقی کی تحصیل کا بھی اہتمام کیا جاتا۔ ملک کے ہر حصّے سے باکمالانِ فن کی مانگ آتی تھی اور دہلی، آگرہ، لاہور اور احمد آباد کے گویّے بڑی بڑی تنخواہوں پر امراء اور شرفاء کے گھروں میں ملازم رکھے جاتے تھے۔ جو نوجوان تکمیل علم کے لیے بڑے شہروں میں آتے وہ وہاں کے عالموں اور مدرسوں کے ساتھ وہاں کے باکمالانِ موسیقی کو بھی ڈھونڈتے اور ان کے حلقۂ تعلیم میں زانوئے تحصیل تہہ کرتے۔ 10

(E)

ان عورتوں کے اپنے دن بیت چکے تھے۔ پہلی رات کے بارے میں ان کے شریر شوہروں نے جو کچھ کہا اور مانا تھا اس کی گونج تک ان کے کانوں میں باقی نہ رہی تھی۔ وہ خود رس بس چکی تھیں اور اب اپنی ایک بہن کو بسانے پر تلی ہوئی تھیں۔ دھرتی کی یہ بیٹیاں مرد کو یوں سمجھتی تھیں جیسے بادل کا ٹکڑا ہو، جس کی طرف بارش کے لیے منہ اٹھا کر دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ نہ برسے تو منّتیں ماننی پڑتی ہیں، چڑھاوے چڑھانے پڑتے ہیں، جادو ٹونے کرنے پڑتے ہیں۔ حالاں کہ مدن کالکا جی کی اس نئی آبادی میں گھر کے سامنے کھلی جگہ پر پڑا اسی وقت کا منتظر تھا۔ پھر شامت اعمال پڑوسی سبطے کی بھینس اس کی کھاٹ ہی کے پاس بندھی تھی جو بار بار پھنکارتی ہوئی مدن کو سونگھ لیتی اور وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر اُسے دور رکھنے کی کوشش کرتا۔ 10

2. (a) عصر حاضر میں ''گئودان'' کی معنویت پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔ 10

(b) ''غالبؔ کے خطوط ذاتی نوعیت کے ہیں، پھر بھی اُردو کے ادبی سرمائے کا ایک روشن باب ہیں'' اس قول کی روشنی میں غالبؔ کے خطوط کی ادبی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔ 20

(c) اردو زبان و ادب کے ارتقاء میں ''باغ و بہار'' کی اہمیت پر اظہار خیال کیجیے اور اس کے نثری محاسن بیان کیجیے۔ 20

3. (a) ''غبارِ خاطر'' کے نثری ادب پارے عصری سیاست کا آئینہ ہیں''۔ مثالیں دے کر بحث کیجیے۔ 15

(b) اُردو انشائیہ نگاری کی روایت میں ''نیرنگ خیال'' کے فنی محاسن پر روشنی ڈالیے۔ 15

(c) اِندو کا کردار راجندر سنگھ بیدی کے افسانہ 'اپنے دُکھ مجھے دے دو' ہندوستانی سماج میں عورت کی حیثیت کی بہترین نمائندگی کرتا ہے۔ اپنے خیالات کا اظہار مثالیں دیکر کیجیے۔ 20

4. (a) ''1857 کا انقلاب اور خطوط غالب'' اس عنوان کے تحت ایک مضمون تحریر کیجیے۔ 20

(b) نیرنگِ خیال کے مضامین کی روشنی میں مولانا محمد حسین آزاد کی نثر کا جائزہ لیجیے۔ 15

(c) ''گئودان'' کی روشنی میں پریم چند کی ناول نگاری پر اظہار خیال کیجیے۔ 15

SECTION B

5Q. مندرجہ ذیل شعری حصوں کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔اور اُن کے شعری محاسن پر بھی روشنی ڈالیے۔ہر حصّے کی تشریح ڈیڑھ سو (150) الفاظ پر مشتمل ہو : 10×5=50

(A)

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

یاں کے سپید و سیہ میں ہمکو دخل جو ہے سو اتنا ہے

رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جوں توں شام کیا

شیخ جو ہے مسجد میں ننگا رات کو تھا میخانے میں

جبّہ ، خرقہ ، کرتا ، ٹوپی مستی میں انعام کیا

کس کا کعبہ، کیسا قبلہ، کون حرم ہے، کیا احرام

کوچے کے ان باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا

10

(B)

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا

اگر اور جیتے رہتے، یہی انتظار ہوتا

ترے وعدے پر جیے ہم، تو یہ جان جھوٹ جانا

کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو

یہ خلش کہاں سے ہوتی، جو جگر کے پار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح

کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غم گسار ہوتا

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا

جسے غم سمجھ رہے ہو، یہ اگر شرار ہوتا

10

(C)

دشتِ تنہائی میں، اے جانِ جہاں، لرزاں ہیں
تیری آواز کے سائے، ترے ہونٹوں کے سراب
دشت تنہائی میں دوری کے خس وخاک تلے
کھیل رہے ہیں، ترے پہلو کے سمن اور گلاب
اٹھ رہی ہے کہیں قربت سے تری سانس کی آنچ
اپنی خوشبو میں سلگتی ہوئی مدھم مدھم
دور ، افق پار ، چمکتی ہوئی قطرہ قطرہ
گر رہی ہے تری دل دار نظر کی شبنم
اس قدر پیار سے، اے جان جہاں ، رکھا ہے
دل کے رخسار پہ اس وقت تری یاد نے ہاتھ
یوں گماں ہوتا ہے، گرچہ ہے ابھی صبح فراق
ڈھل گیا ہجر کا دن ، آ بھی گئی وصل کی رات

10

(D)

سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنّا بھی نہیں

لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

شکوۂ جور کرے کیا کوئی اس شوخ سے جو

صاف قائل بھی نہیں، صاف مکرتا بھی نہیں

مہربانی کو محبت نہیں کہتے اے دوست

آہ اب مجھ سے تری رنجشِ بے جا بھی نہیں

ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں

اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں

ارے صیاد ہمیں گل ہیں، ہمیں بلبل ہیں

تو نے کچھ آہ سنا بھی نہیں دیکھا بھی نہیں

10

(E)

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر

ہوش و خرد شکار کر ، قلب و نظر شکار کر

عشق بھی ہو حجاب میں، حسن بھی ہو حجاب میں

یا تو خود آشکار ہو ، یا مجھے آشکار کر

تو ہے محیطِ بیکراں، میں ہوں ذرا سی آبجو

یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بیکنار کر

میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میں میرے گہر کی آبرو

میں ہوں خزف تو تُو مجھے گوہرِ شاہوار کر

باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دِیا تھا کیوں

کارِ جہاں دراز ہے، اب میرا انتظار کر

10

6. (a) فراق ہندوستانی تہذیب کے نمائندہ شاعر ہیں۔ مثالیں دیکر سمجھائیے۔ 20

(b) اقبالؔ فکر و عمل کے شاعر ہیں۔ مثالیں دیکر محاکمہ کیجیے۔ 15

(c) کلاسیکی روایات کو فیض احمد فیضؔ کی شاعری نے نئے معنی دیے۔ اظہارِ خیال کیجیے۔ 15

7. (a) میر حسن کی مثنوی ''سحر البیان'' کے شعری محاسن بیان کیجیے۔ 15

(b) اختر الایمان کے شعری مجموعہ 'بنت لمحات' پر اظہارِ خیال کیجیے۔ 20

(c) فراقؔ کی رباعیوں کے فنّی محاسن بیان کیجیے۔ اپنے خیالات کی وضاحت مثالیں دیکر کیجیے۔ 15

8. (a) 'دستِ صبا' میں اپنی پسندیدہ نظموں کا ذکر کیجیے۔ اور فیضؔ کی شاعری پر مختصراً اظہارِ رائے کیجیے۔ 15

(b) عہدِ حاضر میں غالبؔ کی معنویت پر روشنی ڈالیے۔ 20

(c) میر تقی میرؔ کی شاعری انسانی عظمت سے عبارت ہے۔ اپنا خیال ظاہر کیجیے۔ 15